THE BIHAR LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES.

Monday, the 10th February 1947.

Proceedings of the Bihar Legislative Assembly assembled under the provisions of the Government of India Act, 1935.

The Assembly met in the Assembly Chamber at Patna on Monday, the 10th February, 1947, at 11-30 A. M., the Hon'ble the Speaker, Mr. Vindhyeshvwari Prasada Varma, in the Chair.

QUESTIONS AND ANSWERS.

STARVATION OF MINISTERIAL OFFICERS SERVING UNDER THE PROVINCIAL GOVERNMENT DUE TO UNPRECEDENTED RISE IN PRICES.

101. Mr. CHETU RAM*: Will the Hon'ble Minister in charge of Finance Department be pleased to state—

(a) whether it is a fact that the financial condition of the ministerial officers have already become so worse that further delay in increasing their pay and the dearness allowance will undoubtedly cause them to starve;

(b) whether it is a fact that the prices of all the necessary things for life have gone at least 4 times high and the dearness allowance so far allowed is only Rs. 22 a month which cannot improve the deplorable financial hardships of the ministerial officers entailed by the high prices;

(c) if the answers to clauses (a) and (b) be in the affirmative, when do Government propose to increase their pay and dearness allowances?

The Hon'ble Mr. ANUGRAH NARAYAN SINHA: (a) and (b) In order to give relief to low paid Government servants Government have from time to time increased dearness and other allowances. The last revision took place as recently as September 1946 and the rates of dearness allowance, additional pay and food concession allowance are given in Resolution no. 69-F.R., dated the 12th September 1946, a copy of which is laid on the table of the House. These rates are similar to the rates adopted by the Central Government for their employees.

(c) The question of the adequacy of allowances is constantly under the examination of Government and as regards pay the general question of pay revision has been taken up.

Copy of Government of Bihar, Finance Department, Resolution no. 69-F. R., dated the 12th September 1946.

1. In view of the continued rise in prices, and in order to bring the allowances granted to Provincial Government servants into conformity with the allowances granted to Central Government servants, the Provincial Government have decided to cancel, with effect from the 1st April 1946, the minimum rates of cost of living allowance specified in Resolution

*In the absence of the questioner, the answer was given at the request of Mr. Mosaheb Sinha.

THE BIHAR MUSSALMAN WAKFS BILL, 1946 (BILL NO. 18 OF 1946).

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD: Sir, I beg to move :

That the Bihar Mussalman Wakfs Bill, 1946, as reported by the Select Committee, be taken into consideration.

حضور والا - یہ بل جو اسوقت میں ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں اسکی بہت بڑی ہسٹری ہے - یہ بل اسوقت پہلے پہل پیش کی گئی تھی جسوقت صرف کاونسل تھی - کئی مرتبہ اس زمانہ میں بھی یہ بل پیش کی گئی لیکن عجب اتفاق کہ کسی نہ کسی وجہہ سے یہ نا کامیاب رہی اور پاس نہو سکی - گذشتہ موقع پر بھی ۱۹۳۹ع میں یہ بل اس اسمبلی میں پیش ہوئی اور اس ایوان نے اسکو پاس بھی کیا لیکن قبل اسکے کہ یہ کاؤنسل میں جائے کانگریس گورنمنٹ نے وزارت سے استعفی دیدیا - یہ بل اسوقت سلکٹ کمیٹی میں refer ہوئی اور اس کمیٹی میں وہ تمام ممبران جو بدقسمتی سے آج اپنی seat پر نہیں ہیں اسوقت موجود تھے اور سب کے اتفاق سے یہ بل اس کمیٹی سے پاس ہو کر اس هاؤس میں پیش ہوئی - بابو جمنا پرشاد سنگھہ کا ہاتھہ بھی اسمیں بہت کچھہ شامل تھا جسکے لئے میں انکا بہت ممنون ہوں - اسمیں تھوڑی بہت تبدیلیاں ہوئیں - چند ترمیمیں پیش کیگئیں اور سوائے ایک سیلکٹ کمیٹی کے ممبر کے جتنے ممبر تھے سبھوں نے متفقہ طور پر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کیا صرف دو آدمی چند وجوہات سے اپنا دستخط نہیں بھیج سکے ورنہ باقی جتنے تھے سبھوں نے اسکو پسند کیا - آج بھی جو میں اس بل کو اپنے چند مسلم ممبران اور بھائیوں کی غیر حاضری میں اس هاؤس میں پیش کر رہا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ میں نے انکی رضامندی پوری طور سے حاصل کرلی ہے - رات میں نے انہیں بلا کر یہ دریافت کیا - کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے آنے کا انتظار کروں اور اس بل کو اسوقت پیش نہیں کروں - لیکن ان حضرات نے مجھے اس بات کا پورا یقین دلایا اور کہا کہ یہ ایک سوشل (social) سوال ہے - ہم اپنے بعض سیاسی اختلافات کی بنا پر اسمبلی میں نہ آئیں جب بھی یہ بل ضرور پاس ہونی چاہئے - یہ کانگریس گورنمنٹ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہوگا - ہم اسکی پوری تائید اور موافقت کرتے

میں - ہم نے سیلکٹ کمیٹی میں اسکی پوری تائید کی ہے اور ہمارا دستخط اسپر موجود ہے - مسلمانوں پر کانگریس گورنمنٹ کا احسان ہوگا کہ اس بل کو بلا کسی ترمیم کے جلد سے جلد پاس کر دے - میں کہونگا کہ یہ امر کانگریس گورنمنٹ کے لئے باعث فخر ہے کہ باوجود اسکے کہ مسلم ممبران اسوقت ایوان میں موجود نہیں ہیں مسلم وقف بل جو کئی بار کوشش کرنے پر بھی پاس نہو سکی آج اسے یہ گورنمنٹ پاس کر رہی ہے سر فخرالدین اور مسٹر عزیز جو وزیر تعلیمات رہچکے ہیں انہوں نے بھی کئی کئی بار اس بل کو پیش کرنے کی کوشش کی لیکن کبھی پاس نہیں کرا سکے - پچھلے مرتبہ کانگریس گورنمنٹ ہی نے اس بل کو اسمبلی سے پاس کرایا تھا اور آج بھی کانگریس گورنمنٹ ہی اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ یہ بل پاس ہو جائے ہمیں فخر ہے کہ مسلمانوں کی غیر حاضری میں بھی انکی خواہش پوری کئے جانے کی کوشش ہماری موجودہ گورنمنٹ کر رہی ہے اس سے کم سے کم یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ ممبروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے خواہ وہ ایوان میں موجودہ ہوں یا نہوں اپنی پوری کوشش صرف کر رہی ہے -

مسٹر تجمل حسین صاحب جو شیعوں کے نمایندہ ہیں انکی اور ہمارے بعض اور شیعہ بھائیوں کی خواہش تھی کہ شیعوں کا ایک علحدہ بورڈ بنایا جائے میں اس کے متعلق ہاوس کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اور ہمارے وزیر اعظم صاحب نے اسپر کافی غور کیا اور ہملوگوں نے یہ طے کیا کہ اگر شیعہ حضرات کے ساتھہ کسی طرح کی بے عنوانی اور نا اتفاقی ہونے کا امکان ہو تو اس بل کے پاس ہونے کے بعد بھی ہملوگ ترمیم کو منظور کر لینگے - شیعوں کا main اختلاف یہ رہا ہے کہ وہ ایک علحدہ بورڈ چاہتے ہیں لیکن موجودہ تجویز کی رو سے پندرہ ممبر رکھے گئے ہیں جنمیں سے دو متولی ہونگے - ایک شیعہ اور ایک سنی - گذشتہ بل میں صرف ایک ہی متولی تھا یعنی ایک مرتبہ ایک شیعہ متولی ہوتا تو دوسری مرتبہ سنی - - اب موجودہ رو سے کل کمیٹی میں پانچ شیعہ اور دس سنی ممبران

ہونگے - یہ امکان ہو سکتا تھا کہ کسی مسئلہ پر دس سنی حضرات پانچ شیعہ ممبروں کو outvote کر دینگے اسلئے اس لحاظ سے بل میں اسکی گنجائش رکھیگئی ہے اور اس مسئلہ کو واضح کردیا گیا ہے ۔ اسمیں شک نہیں کہ ہر مسئلہ جو مجلس کے سامنے پیش ہوگا وہ کثرت رائے سے پاس ہوگا مگر جہاں ایسا مسئلہ درپیش ہوگا جسکو صرف شیعوں سے تعلق ہو اس میں سنی حضرات کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہے اسیطرح اگر کوئی مسئلہ ایسا آئے کا جسکو صرف سنی حضرات کے مفاد اور انحفاظ سے تعلق ہوگا تو اسمیں شیعہ حضرات ووٹ نہیں دینگے بلکہ اسکا فیصلہ صرف سنی حضرات ہی کرینگے - اسطرح سے شیعہ اور سنی حضرات کے حقوق کی حفاظت کا انتظام رکھا گیا ہے - صفحہ نمبر ۱۲ کے کلاز (clause) نمبر ۱۹ میں اسکو واضح کردیا گیا ہے -

Section 19, at page 12, provides that on any matters, exclusively affecting or relating to Wakf created primarily for Shiahs, the Suni members shall not vote and on any matters exclusively affecting or relating to Wakf created primarily for Sunnis, the Shiah members shall not vote.

یہ سب سے زیادہ comprehensive safeguard ہے اسکے بعد کسی دوسرے safeguard کی ضرورت نہیں تھی پھر بھی اسکے باوجود بھی اور safeguard دئے گئے ہیں اسی کلاز نمبر ۱۹ کے کلاز نمبر ۳ میں. ایک اور safeguard رکھا گیا ہے یعنی کوئی سوال اگر ایسے وقف کے متعلق پیدا ہو جو سراسر یا تو شیعوں کے ہوں یا سنیوں کے تو اسکا فیصلہ انہیں کے ہاتھہ میں ہے - لیکن اگر اس قسم کا سوال پیدا ہو جائے جسکی وجہہ سے شیعہ اور سنی دونوں کے مفاد اور انحفاظ میں interpretation کا سوال ہو تو ایسی صورت میں اسکا فیصلہ ۳/۴ ممبروں کی اکثریت کے ووٹ سے ہو گا - یہی نہیں بلکہ اگر بفرض محال دو شیعہ ممبران اکثریت کے ساتھہ مل بھی جائیں تو شیعہ ممبروں کو اسکا اختیار باقی رہتا ہے کہ وہ اکثریت کے فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ جج کے یہاں جائیں اور فیصلہ حاصل کریں ۔ اسکے علاوہ مجلس کو اختیار ہے کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جو مشتبہہ ہو تو اسکو خود ہی ڈسٹرکٹ جج کے یہاں refer کردیگی اور اسوقت تک جبتک ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ نہو وہ matter رکا رہیگا - اسلئے جہانتک حفاظت کا تعلق ہے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں

رکھا گیا ہے - اگر اس سے بھی زیادہ safeguard مذہبی جذبات کی بناپر حاصل کرنے کی خواہش ہو تو اسکیلئے اج بھی ہملوگ تیار ہیں - لیکن میرا خیال ہے کہ اب اس سے زیادہ safeguard کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اور شیعوں کیلئے علاحدہ بورڈ بنانا ضروری نہیں - جب ایک ہی بورڈ سے شیعہ اور سنی دونوں کا کام علحدہ علحدہ ہو سکتا ہے تو اس separatist tendency کو جو بد قسمتی سے اس ملک میں ہندو اور مسلمان ہی کے درمیان نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمان ہی کے درمیان پیدا ہو گئی ہے اسکو رکنے کیلئے وہ نیز اخراجات میں کمی کرنے کیلئے ایک ہی بورڈ کا رہنا نہایت مناسب ہے -

میں بابو جمنا پرشاد کا بے حد ممنون ہوں کہ انکی مدد کے بغیر اس بل کو پیس نہیں کر سکتا تھا - انہوں نے سلکٹ کمیٹی میں میری پوری مدد کی Hindu Religious Endowment Bill کے وہ sponser ہیں اور یہ دونوں بل ایک ہی قسم کا ہے -

اب میں امید کرتا ہوں کہ ہاؤس اس بل کو جلد از جلد پاس دیگا اور پاس کرتے وقت یہ فخر محسوس کریگا کہ مسلمان ممبروں کی غیر موجودگی کے باوجود انکے مفاد کا یہ بل اس سہولت کے ساتھہ پاس ہو گیا - پچیس تیس سال سے مسلمان عام طور سے اس بل کے پاس ہونے کے کوشاں تھے لیکن پاس نہ کرا سکے تھے - ہمیں فخر ہے کہ آج انکے نمائندوں کی غیر حاضری میں بھی چند گھنٹوں کے اندر اس بل کو پاس کرانے کی کوشش کی گئی اور مسلمانوں کے مفاد کا خیال رکھا گیا - صوبہ متحدہ میں اسپیکر نے مسلم ممبروں کی غیر حاضری کی وجہ سے اس قسم کے بل کو ملتوی کر دیا تھا تاکہ مسلمانوں کا مسئلہ مسلمان ممبر ہی فیصلہ کریں لیکن آج جبکہ یہ موجودہ بل مسلمان ممبروں کی غیر حاضری میں پیش کیا گیا ہے تو انکا مفاد آپکے ہاتھہ میں ہے لہذا آپ انکی غیر حاضری میں یہ دکھا دیں کہ انکے interest کا خیال آپکو ہے اور وہ موجود ہوں یا نہ ہوں آپ انکی خواہش کو پوری کریں میری گذارش ہے کہ بجائے کلاز در کلاز (clause by clause) کے chapter by chapter لیکر اس بل کو جلد ختم کردیا جائے - یا جیسا آپ مناسب سمجھیں -

Mr. JAMUNA PRASAD SINGH : With your permission, may I speak from here ? Sir, I am obliged to the Hon'ble Dr. Mahmud for making a kind reference to me. I confess I do not know the Mohammedan Law but as Dr. Mahmud has said that the Hindu Endowment Bill will be drafted on the lines of the Wakfs Bill as far as possible sc I take interest in the matter......

Sir CHANDRESHWAR PRASAD NARAYAN SINHA : I have just to make one enquiry. Hon'ble Dr. Mahmud has said that some Hindu Religious Endowment Bill is before the Select Committee and some reference is being made by Mr. Jamuna Prasad also. We know nothing about it, where it is or in what shape it is.

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD : Sir, I did not say that the Bill is before a Select Committee. The Bill was referred to the Select Committee last time. That Bill is amended again on the lines of this Bill and it is going to be introduced soon.

Mr. JAMUNA PRASAD SINGH : Sir, before this Bill was referred to the Select Committee there was another Bill of Mr. Abdul Ghani in this House. If my friends will compare the provision of the Bill they will find that some of the relevant provisions of that Bill have been incorporated in this Bill and Mr. Ghani's Bill is based on the Delhi Wakfs Act and most of the provisions of the Act, which is more or less perfect, have been incorporated in Mr. Ghani's Bill. So, our Bill, as a matter of fact, incorporates all the good provisions of the Delhi Wakfs Act and Mr. Ghani's Bill. Sir, several material changes have been made in this Bill and the Bill has been very much improved in the Select Committee. Certainly I very much regret that my Muslim friends are not here. I have consulted some of them and they are very anxious that the Bill be passed into an Act and it may be put into operation as soon as possible. Only one Muslim friend of mine, Mr. Tajamul Husain, has given a certain number of amendments. It would have been better if he were here before us. But unfortunately he is not here.

(At this stage Mr. Deputy Speaker took the chair.)

But according to the wishes of a very large number of Muslims, as the Hon'ble Dr. Mahmud has told us, this Bill is going to be introduced before this House. There is no difficulty in the matter. Sir, Certainly if anybody wants to say anything against it he can say that the Bill was passed in the absence of the Muslims who are affected by this Bill. But then the Muslims are very anxious that this Bill be put into operation as soon as possible. Under the circumstances there is no alternative left for us but to go on with this Bill and to pass it into an Act.

Mr. JAGAT NARAYAN LAL :

सभापति जी, मैं माननीय महमूद साहब को इस बात पर बधाई देना चाहता हूं कि उन्होंने आज मुसलिम वक्फ बिल पेश किया है और यह सूचना भी दी है कि हिंदू रेलिजस एनडाउमेन्ट बिल (Hindu Religious Endowment Bill) भी जल्द-से-जल्द पेश होगा।

Rai Bahadur SYAMNANDAN SAHAYA :

उसके लिए भी आप बधाई देते हैं ?

Mr. JAGAT NARAYAN LAL :

उसके लिए मैं उन्हें आगे से ही बधाई देता हूं। मुमकिन है कुछ मेम्बरान इस बधाई में शामिल न हों। लेकिन मैं उनलोगों में से हूं जो यह चाहते हैं कि मठों का इंतजाम ठीक तरीके से हो। वक्फ, मठ या ट्रस्ट चाहे वह हिन्दू के हों या मुसलमान के और जो धार्मिक कामों के लिए कायम किए गए हैं, उनमें लाखों और करोड़ों की सम्पत्ति है। पिछली असेम्बली के वक्त से ही मेरी ख्वाहिश रही है कि ऐसा कानून बनाया जाय जिससे इनकी रक्षा हो। शायद सरकार को मालूम होगा कि जब इस बिल की चर्चा चली तो न जाने कितने मठों की सम्पत्ति तबादला होकर निजी सम्पत्ति (private property) हो गई। मैं चाहता हूं कि जब इस बिल के हर क्लाज पर विचार हो तो इसका ख्याल रखा जाय कि जो सम्पत्ति निजी सम्पत्ति (private property) हो गई है वह retrospective effect से वापस मिल जाय। अपने मित्र बाबू जमुना सिंह से, जिन्होंने इस बिल के बनाने में काफी मदद की है मैं चाहूंगा कि वह इस विषय पर प्रकाश डालें। मेरे लिए बिल के details पर अभी कुछ कहना मुमकिन नहीं है। मुझे अफसोस है कि इस वक्फ बिल के पेश होने के समय आज सामने के मुसलिम मेम्बर अपनी जगह पर नहीं हैं। मेरा ख्याल यह है कि मतभेद चाहे जो कुछ भी रहा हो, शायद धार्मिक कामों के वक्त उनका कर्तव्य था कि वे यहां रहते और रह कर बिल के पास होने में मदद देते और राय देते। अगर वे यहां नहीं हैं तो इसका मुझे अफसोस है और मेरा ख्याल है कि ऐसा करने से न वह अपनी constituency के साथ न्याय करते हैं और न अपनी जिम्मेवारी पूरी करते हैं। अगर वे यहां नहीं हैं तो हमारी जिम्मेवारी और ज्यादा बढ़ जाती है। मैं देख रहा हूं कि माननीय महमूद साहब ने इस बिल में अपने मुसलमान दोस्तों के जज़बात (sentiments) का काफी ख्याल रखा है। मैं जानता हूं कि (Charitable Endowment Act) जहां है वहां वहांकी सरकार खुद करती है। लेकिन यहां ऐसा किया गया है कि यहांकी सरकार के

द्वारा न होकर उन्हीं लोगों के जरिए हो। मैं फिर भी महमूद साहब को इस बिल को लाने के लिए बधाई देता हूं और इस बात के लिए चिंतित और व्याकुल हूं कि (Hindu Religious Endowment Bill) जल्द-से-जल्द लाया जाय। मैं यह कहना चाहता हूं कि, हो सकता है कि, इस बिल के लाने में तरह-तरह की बाधाएं आवें, लेकिन आशा है कि उन बाधाओं को दूर कर माननीय महमूद साहब जल्द-से-जल्द वह बिल पेश करेंगे, जिससे धार्मिक कामों के लिए जो सम्पत्ति है वह धर्म और मुल्क की भलाई में खर्च हो सके

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD :

حضور والا ' بابو جگت نرائن لال کی تقریر کے بعد میں دو باتیں عرض کر دینی چاہتا ہوں - ایک تو Hindu Religious Endowment Bill کے بارے میں ہے - وہ یہ کہ بابو جمنا پرشاد اس بل کے موجد میں اور انکی کوشش سنہ ۱۹۲۹ ع سے اس قسم کے بل کے پاس کرانے کی ہے - میں بابو جگت نرائن لال سے استدعا کرونگا کہ وہ بھی اپنی قیمتی رائے سے مستفید کرینگے - میری کوشش رہیگی کہ یہ بل کم سے کم اس سشن میں ضرور اسمبلی میں پیش کر دیا جائے -

دوسری بات یہ ہے کہ جب سے اس قسم کے بل کا چرچا شروع ہوا متولی اور مہنت حضرات نے بہت سے خیراتی اوقاف اور متھہ کو ذاتی جائداد میں کسی نہ کسی کے نام سے منتقل کردیا ہے - اسکے لئے قانون میں کاروائی اور چارہ جوئی کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے - یعنی اگر کسی عزیز کے نام فرضی طور پر جائداد منتقل کردی گئی ہے اور جج سے اجازت پہلے سے نہیں لی گئی ہے ' تو متولی یا مہنت پر مقدمہ دائر کیا جا سکیگا - لیکن اگر فرضی کرنے کے قبل جج نے اجازت دیدی ہے تو پھر مشکل ہے بہرحال اس قسم کے واقعات پر جج کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا فیصلہ صادر کرے -

بہر حال اس موجودہ بل کے متعلق میری گذارش ہے کہ clause by clause پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسکو chapter by chapter پیش کرکے جلد ختم کر دینا چاہئے -

باب نمبر ۷ کے صفحہ ۲۹ کے کلاز ۴۳ میں ہے -

"The Majlis or any person interested in a wakf may, at anytime, apply to the Collector of a district for a declaration that any immovable property situated in that district is wakf property.

(2) When an application is made under sub-section (1), the Collector shall cause a general notice thereof to be published in the prescribed ma[n]ner c[a]lling upon all persons having any claim to such property to file their claims before him within ninety days from the publication of the said general notice " ....and so on.

اس دفعہ میں مجلس کو ہدایت دیدي گئی ہے کہ وہ ضلع مجسٹریٹ کے پاس valuable consideration کے لئے جسپر کچھہ شبہہ ہو' مقدمہ دائر کرسکتي ہے - اور اس سے زیادہ نہیں کرسکتي ہے -

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That the Bihar Mussalman Wakfe Bill, 1946, as reported by the Select Commitree be taken into consideration.

The motion was adopted.

Mr. DEPUTY SPEAKER : As there appears to be no opposition I propose to take up the clauses chapter by chapter.

The question is :

That clauses 2 to 4 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 2 to 4 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clause 5 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 5 was added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clause 6 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 6 was added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clause 7 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 7 was added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : I think clauses 7 and 8 are allied clauses and they can be put together.

Mr. JAGAT NARAIN LAL : In the interest of proper observance of the rules I think I may rea d out Rule 104 of the Assembly Rules which runs thus :—

" 104. (1) After a motion has been agreed to by the Assembly that the Bill be taken into consideration, the Speaker shall submit the Bill to the Assembly clause by clause.

(2) The Speaker shall call the number of each clause separately, and when the amendments relating to it have been dealt with, shall put the question " That this clause, or (as the case may be), this clause as amended do stand part of the Bill.";

Provided that the Speaker may, in the case of uncontested clauses, put the question on a group of clauses."

Mr. DEPUTY SPEAKER : All the clauses which deal with allied questions on the subject can be put to the House together as there is no opposition.

The question is :

That clauses 8, 9, 10, 11, 12, 13 and 14, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 8 to 14 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 15, 16, 17, 18, 19, 20, 21 and 22, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 15 to 22 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 23, 24, 25, 26 and 27, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 23 to 27 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 28, 29, 30, 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38 and 39, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 28 to 39 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 40, 41 and 42, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 40 to 42 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clause 43, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 43 was added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 44 and 45, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill

The motion was adopted.

Clauses 44 and 45 were added to the Bill.

Mr. DEPUTY SPEAKER : The question is :

That clauses 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55 and 56, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 46 to 56 were added to the Bill.

(At this stage the Hon'ble the Speaker resumed the Chair.)

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 57, 58, 59, 60 and 61, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 57 to 61 were added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 62, 63, 64 and 65 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 62, 63, 64 and 65 were added to the Bill

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 66 and 67, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 66 and 67 were added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 68, 69 and 70, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 68, 69 and 70 were added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clause 71, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clause 71 was added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 72, 73, 74, 75, 76, 77 and 78, as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 72, 73, 74, 75, 76, 77 and 78 were added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clauses 79 and 80 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted.

Clauses 79 and were added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That clause 1 as reported by the Select Committee, do stand part of the Bill.

The motion was adopted

Clause 1 was added to the Bill.

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That the title and the preamble of the Bihar Muslim Wakfs Bill, 1946, be added to the Bill.

The motion was adopted.

The title and the preamble were added to the Bill.

The Hon'ble Dr. SAIYID MAHMUD : Sir, I beg to move :

That the Bihar Mussalman Wakfs Bill, 1946, as reported by the Select Committee, be passed.

حضور والا ' اگر اسوقت میرے دوست مسلم ممبران موجود ہوتے تو شاید میں بہت کچھ کہتا - وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں ' اس لئے وہ میری آواز کو نہیں سن سکتے ہیں ' لیکن ممکن ہے کسی اور ذریعہ سے وہ میری آواز سن سکیں - آج پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برسوں کی انکی خواہش پوری ہورہی ہے لیکن افسوس اسکا ہے کہ انکی غیر حاضری میں پوری ہورہی ہے اور بلا ایک کوما comma یا full stop کے بدلے ہوئے جس طرح سے یہ بل سلامت کمیٹی سے نکلی تھی ' اسی طرح آج پاس ہورہی ہے یہ چیز ہمکو بہت کچھ سبق سکھاتی ہے - اگر ہم کسی مسئلہ کو ٹھنڈے دل سے آپس میں بیٹھکر ' مشورہ کرکے ' سر جوڑ کر ' طئے کریں خواہ وہ سماجی مسئلہ ہو یا سیاسی ' خواہ ہمارے درمیان اختلافات کے خلیج حائل ہوں ' ہم اُسے طے کرسکتے ہیں - یہ موجودہ تو ایک مذہبی اور سماجی مسئلہ تھا لیکن اسکے علاوہ اور بھی مسائل ہیں جو آپس میں بیٹھکر حل ہو سکتے ہیں - مثلاً اگر کسی گروہ نے کوئی غلطی کی ہے جسکی وجہہ سے دوسرے گروہ کو اختلاف پیدا ہو گیا ہو تو یہ بات بھی آپسمیں بیٹھکر صلاح و مشورہ سے طے پا سکتی ہے - غرض ان تمام اختلافات کے باوجود سارا مسئلہ حل ہوسکتا ہے چاہے وہ relief کا مسئلہ ہو - Social مسئلہ ہو یا Political مسئلہ ہو - اس لئے اس موجودہ بل کے پاس ہونے سے اور خاصکر ہمارے مسلمان ممبروں کے غیر حاضری میں پاس ہونے سے ہمکو یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اگر ہم آپسمیں ملکر سمجھکر جو غلطی ہو اسکو دور کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں - میں اپیل کرتا ہوں اپنے ان دوستوں سے جو بدقسمتی سے اسوقت غیر حاضر ہیں کہ انکی شکایتوں کے رفع ہونیکی صورت یہ ہے کہ وہ آپسمیں ملکر اسکو دور کرنے کی کوشش کریں غلطی چاہے کسی کی بھی ہو - ہماری ہو - ہمارے گورنمنٹ کی ہو یا ہمارے گورنمنٹ کے کسی ممبر کی ہو - اسکا اگر انہیں رنج ہے تو یہ رفع ہوسکتا ہے لیکن اسکا طریقہ یہ نہیں ہے کہ وہ ہم سے خفا ہوجائیں اپنی جگہہ یہ سمجھہ لیں کہ غلطی کا

ازالہ کبھی نہیں ہو سکتا یا وہ تکلیف رفع نہیں ہو سکتی - میں کہتا ہوں کہ یہ بل جس کے لئے مسلمان تیس برس سے خواہشمند تھے اور کوشاں تھے آج یہ کانگریس گورنمنٹ انکی خواہش کے مطابق چند منٹوں میں پاس کر رہی ہے - اسطرح انکی ہر خواہش پوری ہو سکتی ہے اور شکایتیں دور ہو سکتی ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے دوست جو آج غیر حاضر ہیں - کل یا پرسوں آئینگے اپنی شکایتیں پیش کرینگے اور دوسرے کے جواب سنینگے خواہ وہ جو کچھ بھی ہوں اور آپس کے اختلافات کو ملکر طے کرنے کی کوشش کرینگے - تاکہ ملک جو اسوقت بڑی خطرناک منزل سے گذر رہا ہے اسمیں ہم سب کے سب شریک ہوں - مسلمان ہوں یا ہندو - وہ یہ نہ سمجھیں کہ اگر کسی ایک کی کشتی ڈوبیگی تو دوسرے کی نہیں ڈوبے گی - کشتی اگر ڈوبے گی تو سارے ملک کی ڈوبے گی - اسلئے ہم میں سے ہر شخص کو سمجھنا چاہئے خواہ وہ کانگریس کا ہو یا کسی اور پارٹی کا کہ اس خطرناک دور میں منزل تک پہونچنے کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے صلاح و مشورہ کرنے اور آپسمیں سر جوڑ کر اپنی شکایتیں دور کرنے کی کوشش کرے - اور میں نہیں سمجھتا کہ کسی کا کوئی بھی grievance کوئی بھی شکایت ایسی ہو سکتی ہے جو آپس کے فیصلہ سے دور نہ کی جا سکے - اگر کسی مسئلہ کو عمدگی سے پیش کیا گیا تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی حکومت خواہ وہ کانگریس ہو یا کوئی اور اسے طے کرنے کو تیار نہ ہو جائے اگر کانگریس حکومت ہندو اور مسلمان کے درمیان تفرقہ پیدا کرتی ہے تو وہ کانگریس گورنمنٹ نہیں بلکہ کوئی اور حکومت ہوگی ' کیونکہ پچاس سال سے کانگریس کا جو ریکارڈ ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسکے سامنے سب یکساں ہیں - یہ اور بات ہے کہ کوئی کانگریس کا نام لیوا اپنی ذاتی حیثیت سے کوئی ایسا کام کر جائے جو اس ادارہ کے مقاصد کے خلاف پڑے - اسکا مقصد اتفاق ہے اختلاف نہیں - بہرحال میں پھر اپنے مسلم دوستوں سے اپیل کرونگا کہ وہ یہاں تشریف لائیں ' اور جو جو انکی شکایتیں ہیں انکو دوستانہ طریقہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں - نہ یہ کہ کسی گروہ کی غلطی یا کسی شخص کی غلطی پر یہ فیصلہ کرلیں کہ اب اسکا ازالہ نہیں ہو سکتا ہے - بیشک اگر کسی نے غلطی کی ہے تو جہانتک کانگریس کا تعلق ہے وہ اپنی

غلطی ماننے کے لئے تیار رہنا چاہئے - اور یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے، اپنے قصور کو مان لیتا ہے تو دوسرے کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اسکو بھول کرے - خاصکر ایسی حالت میں جب ایک دوسرے کا چولی دامن کا ساتھ ہو دونوں بھائی بھائی ہوں - جبتک ایک دوسرے سے متحد نہ ہو جائینگے ناممکن ہے کہ ملک کی کشتی چل سکے - اس لئے میں پھر اپیل کرتا ہوں اپنے مسلم دوستوں سے کہ وہ تشریف لائیں، اور یہاں آکر اپنی شکایتیں دور کرنے کی کوشش کریں - مجھے امید ہے کہ میری کمزور آواز، جو نہایت درد سے، ملک کے درد سے، کل مسلمانوں کے درد سے نکلی ہے، یہ آواز انکے کانوں تک پہونچیگی اور وہ اسپر غور کرینگے کہ مسلمانوں کے مفاد کے خیال سے جو ملک کے مفاد سے وابستہ ہے، انکا آنا ضروری ہے - وہ اسکو سوچینگے اور اسکو دیکھینگے کہ ملک کی آزادی متحد رہکر حاصل ہو سکتی ہے اور وہ ضرور آئینگے - بدقسمتی سے پچاس سالوں کی کوشش کے بعد بھی ہمارے آپسکے اختلافات نے ہمیں دنیا کی نظروں میں ذلیل کر دیا ہے - اس اختلاف سے کسی گروہ کو فائدہ نہیں پہونچیگا ملک کے باہر دنیا میں یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ قصور کس کا ہے - "الف" کا یا "ب" کا وہ تو یہ جانتے ہیں کہ سارے ہندوستانیوں کا قصور ہے - وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ ہندوستان والے آپس کے چھوٹے موٹے جھگڑوں میں پھنس کر اپنی آزادی کے آرزومند نہیں ہیں - ہم اگر اس موقع کو چاہے وہ ہندو کا قصور ہو یا کسی کا بھی ہو، ہاتھ سے جانے دینگے تو پھر پچاس سال تک کے لئے ہم آزادی کو پیچھے ڈھکیل دینگے -

بہ حیثیت مسلمان ہونے کے میں اپنے غیر حاضر دوستوں سے کہونگا کہ مسلمانوں کا interest بھی ملک کی آزادی میں ہے - ملک اگر آزاد نہیں ہوگا تو مسلمانوں کو طرح طرح سے نقصان اٹھانا پڑیگا - مشرقی ممالک اور دوسرے اسلامی مملکتیں آج ہندوستان کی مدد کی محتاج ہیں، مشرق وسطی کی آزادی ہندوستان کی آزادی پر منحصر ہے اور اس سے وابستہ ہے اس لئے اور باتوں کو چھوڑ کر، ملک کے خیال کو چھوڑ کر اگر ہم صرف یہ دیکھیں کہ افغانستان سے مراکش تک تمام اسلامی ممالک ہندوستان کی غلامی کی وجہ سے غلام بنے ہوئے ہیں اگر آج ہندوستان آزاد ہوتا ہے تو ان ملکوں کی غلامی دور ہوتی ہے اور یہ ملک ایک ایسی

زبردست طاقت بن جاتا ہے جسکے سامنے دنیا کی اور طاقتیں میچ ہو جائینگی تو کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ اسکی ازادی کی سمت تیزقدم سے بڑھیں - ہندوستان کی اس طاقت میں ہندو اور مسلمان دونوں کی طاقت شامل ہوگی - اس ازادی اور اس طاقت سے اسلامی ممالک کو بھی ازادی اور طاقت نصیب ہوگی - یہی نہیں الکو ہندوستان کی مدد سے فائدہ پہونچیگا -

ان تمام وجوہ سے میں پھر اپیل کرونگا کہ موقع کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے - میرے دوست اپنی شکایتوں کے رفع کرنے کی کوشش کرینگے - میں ایک صاف گو انسان ہوں میں گاندھی جی کا پیرو ہوں اور مجھے اپنی یا اپنی پارٹی کی غلطی کے اعتراف میں ذرا بھی جھجک نہیں ہوتی - میں اپنی غلطیوں کو علی الاعلان کہنے کو تیار رہتا ہوں - اگر کانگریس نے کبھی غلطی کی ہے تو میں نے اسکو بھی کہا ہے - لیکن میرے دوستوں کو سمجھنا چاہئے کہ انسان ہی سے غلطیاں ہوتی ہیں لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ ہم اپنی اصلی چیز یعنی آزادی کو اسکی وجہ سے چھوڑ دیں - غلطی کا ازالہ ہوسکتا ہے - لیکن اگر ایک بار آزادی چھوڑ دی گئی تو وہ حاصل نہیں ہوسکتی ہے - اگر ہم نے اس موقع کو جانے دیا تو پھر ہندو اور مسلمان دونوں کا نقصان ہے - دو سگے بھائیوں میں بھی اختلاف ہوتا ہے لیکن اس اختلاف کو ملکر ہی دور کیا جاتا ہے - اور اسی میں دونوں کا فائدہ ہوتا ہے - لہذا میں پھر گذارش کرونگا کہ میرے بھائی جو باہر ہیں وہ اس لئے پھر یہاں آئینگے کہ آپس کے اختلاف دور ہوں - اور اگر پھر واپس جانے کی کوشش نہیں کرینگے - ہملوگوں کو اس صوبہ میں رہنا ہے - ہمارا ایک دوسرے کے ساتھہ چولی دامن کا ساتھہ ہے - اگر ہم متفق ہو کر اپنی شکایتوں کو دور کرکے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ' اس صوبہ کی ترقی کی طرف دھیان دیں تو اس سر زمین میں کچھہ ایسی قدرتی چیزیں ہیں کہ جنکے develop ہونے سے کسی کو کسی چیز کی شکایت کا موقع نہیں رہیگا - ان ہی الفاظ کے ساتھہ میں اپنی تقریر کو تمام کرتا ہوں -

The Hon'ble the SPEAKER : The question is :

That the Bihar Mussalman Wakf Bill, 1946, as reported by the Select Committee passed.

The motion was adopted.

The Hon'ble the SPEAKER : The other items on the list of business will be taken up as indicated in the order tomorrow and on succeeding days.

Rai Bahadur SYAMNANDAN SAHAYA : What about the decision about holding the Assembly in the afternoon ?

The Hon'ble the SPEAKER : No final decision has yet been reached.

The Assembly then adjourned till 11-30 O'clock on Tuesday, the 11th February, 1947.

BGP (LA)288—571—27-4-1948—M A A and others